Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 25, 2025

Solutions to Moral Evils in the Light of the Seerah of the Prophet Muhammadﷺ

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اخلاقی برائیوں کا حل

Ahmad Fuzail Ibn Saeed
Lecturer, Department of Islamic Studies Virtual University of Pakistan
Email: ahmad.fuzail@vu.edu.pk

Hafiz Amir Mehmood
PhD scholar Minhaj University Lahore
Email: hafizamir0077@gmail.com

Najeebullah
MPhil Scholar Minhaj University Lahore
Email:memonnajeebllah11@gmail.com

Abstract:

The life of the Prophet Muhammad ﷺ provides a comprehensive model for personal and societal reform. In an age plagued with moral evils such as dishonesty, injustice, arrogance, greed, and hatred, the Seerah offers timeless solutions grounded in compassion, truthfulness, humility, justice, and self-purification. This paper explores how the ethical teachings and practical actions of the Prophet ﷺ addressed moral corruption in his society and how these same principles can be applied to contemporary issues. Through examining selected events from the Seerah, the study highlights prophetic methods such as leading by

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

example, gradual reform, dialogue, forgiveness, and the emphasis on internal spiritual development. The objective is to show that the Prophetic model is not only relevant but essential for moral revival in today's world.

Keywords: Prophetic Seerah, Moral Evils, Ethical Solutions, Character Reform, Islam and Ethics,

اخلاق کسی بھی قوم و ملت کے وقار، بقا اور عروج کا بنیادی ستون ہوتے ہیں۔ جس معاشرے میں اخلاقی اقدار کمزور ہوں، وہاں ظلم، بددیانتی، خود غرضی، بدزبانی، حسد، غیبت، تکبر اور نفرت جیسے امراض جنم لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے، جس میں اخلاقی برائیوں کے انسداد اور اعلیٰ اخلاق کے فروغ کا مکمل عملی نمونہ موجود ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ([1])

"یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

غیبت

غیبت ایک ایسی اخلاقی برائی ہے جو نہ صرف فرد کی روحانی تباہی کا باعث بنتی ہے بلکہ معاشرتی تعلقات کو بھی زہر آلود کرتی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں غیبت کی سخت ممانعت اور اس کے تدارک کا واضح عملی نمونہ موجود ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ([2])

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

”اے ایمان والو! زیادہ تر گمانوں سے بچا کرو بیشک بعض گمان (ایسے) گناہ ہوتے ہیں (جن پر اُخروی سزا واجب ہوتی ہے) اور (کسی کے غیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (ان تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے o“

نبی اکرم ﷺ نے غیبت کی تعریف اور اس کی شدت کو بہت واضح الفاظ میں بیان فرمایا:

عن أبي هريرة ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: أتدرون ما الغيبة؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: ذكرك أخاك بما يكره. قيل: أفرأيت إن كان في أخي ما أقول؟ قال: إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته، وإن لم يكن فيه ما تقول فقد بهته ([3])

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جانتے ہو غیبت کیا ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے بھائی کا ذکر کسی ایسی بات سے کرنا جو اسے ناپسند ہو۔" پوچھا گیا: اگر وہ بات اس میں موجود ہو؟ فرمایا: "اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو تم نے غیبت کی، اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو تم نے تہمت لگائی۔"
(صحیح مسلم: حدیث 2589)

غیبت ایک ایسا گناہ ہے جس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ باوجود ندامت اور توبہ کے اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی غیبت کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں غیبت کو تمام کبائر سے زیادہ مہلک اور سنگین گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک شخص غیبت کرتا ہے اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ غیبت نہ کرو تو وہ کہتا ہے میں تو اس شخص کا صحیح عیب بیان کر رہا ہوں یہ غیبت نہیں ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

سیرت کا عملی پہلو

نبی کریم ﷺ نہ صرف خود ہر طرح کی غیبت سے پاک تھے بلکہ آپ دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی تعلیم دیتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے ازواج مطہرات میں سے حضرت صفیہؓ کے متعلق اشارہ کیا کہ وہ پست قد ہیں، تو آپ ﷺ نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا:

لقد قلتِ كلمةً لو مُزجت بماء البحر لمزجته ([4])

"تم نے ایسا جملہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا مزہ بدل دے۔"

یہ تنبیہ بتاتی ہے کہ کسی کی جسمانی، اخلاقی یا خاندانی کمزوری کا ذکر کرنا بھی غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔

اسباب:

غیبت کے کئی ایک سبب ہیں، لیکن ان میں سے چند ایک کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا، جو ہمیں غیبت پر مجبور کرتے ہیں اور ان اسباب کی وجہ سے غیبت میں جانے کا قوی امکان ہو جاتا ہے۔

- غصہ اور غضب، جب آدمی کسی پر خفا ہوتا ہے تو اس کی غیبت کرتا ہے جب کوئی شخص سنتا ہے کہ فلاں شخص ہم کو گالی دیتا ہے یا ہماری غیبت کرتا ہے تو اس کا دل نہایت طیش میں آتا ہے شیطان جوش دلاتا ہے اور خود بھی اس گالی دینے والے کی غیبت شروع کرتا ہے اور اس امر کی تحقیق کیے بغیر کہ فی الواقع اس شخص نے گالی دی بھی ہے کہ نہیں۔([5])
- جو منہ کے سامنے گالی دے اس پر خفا ہو جانا اور اس کے پیچھے اس کی غیبت کرنا۔ مخالفت کے سبب غیبت کرنا جس شخص نے کسی طرح کی تکلیف دی ہو اس پر خفا ہو جانا اور اگر اس نے کسی طرح کی اذیت پہنچائی ہو تو اس سبب سے اس کی غیبت کرنا، لوگوں کے سامنے اس کے عیوب کھولنا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

اس لیے کہ اس نے تکلیف دی ہے لہذا اس کو بھی اذیت دیں کے

- تکبر نسب، تکبر کرنا نسب میں اپنے نسب کو بہتر سمجھنا اور دوسروں کے نسب کے باب میں غیبت کرنا لوگوں کے نسب کی برائیاں بیان کرنا۔ ([6])

نبی ﷺ نے غیبت کے مقابل حسن ظن، خاموشی، اور بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کو پسند فرمایا:

من ذبّ عن عرض أخيه بالغيب، كان حقًّا على الله أن يعتقه من النار ([7])

"جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرے، اللہ پر لازم ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔"

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں غیبت نہ صرف ناپسندیدہ عمل ہے بلکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو انسان کی نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے اور قیامت کے دن حسرت کا باعث بنے گا۔ نبی کریم ﷺ نے قول، عمل اور تعلیمات کے ذریعے ہمیں حسنِ ظن، عفو و درگزر اور خاموشی کی تربیت دی — جو غیبت کے خاتمے کا یقینی ذریعہ ہے۔

چغل خوری

چغل خوری (یعنی دو لوگوں کے درمیان جھگڑا ڈالنے کی غرض سے باتیں لگانا) ایک انتہائی مذموم اخلاقی برائی ہے جس کی قرآن و سنت میں شدید مذمت کی گئی ہے۔ یہ عمل معاشرتی فساد، نفرت، بدگمانی، اور تعلقات کی تباہی کا ذریعہ بنتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ میں اس برائی سے سختی سے منع فرمایا گیا اور اس کے بہت برے انجام کا ذکر کیا گیا۔

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی صفات میں چغل خوری کو شامل کیا ہے جو تباہی کے لائق ہیں:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ([8])

"اور ہر ایسے شخص کا کہنا مانو جو بہت زیادہ قسمیں کھانے والا، ذلیل، طعنہ زن اور چغلی کھانے والا ہو۔"

نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے

عن ابن عباس، قال: خرج النبي ﷺ من بعض حيطان المدينة، فسمع صوت إنسانين يعذبان في قبورهما، فقال:" يعذبان وما يعذبان في كبير وإنه لكبير، كان احدهما لا يستتر من البول، وكان الآخر يمشي بالنميمة، ثم دعا بجريدة فكسرها بكسرتين او ثنتين، فجعل كسرة في قبر هذا وكسرة في قبر هذا، فقال:" لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا"([9])

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے تشریف لائے تو آپ نے دو (مردہ) انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک شخص پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ہری شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں توڑا اور ایک ٹکڑا ایک کی قبر پر اور دوسرا دوسرے کی قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا شاید کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک کے لیے کمی کر دی جائے، جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

سیرت نبوی ﷺ کا عملی پہلو

نبی اکرم ﷺ جب کسی سے کوئی بات سنتے تو اسے تحقیق کے بغیر آگے نہیں بڑھاتے تھے۔ آپ ﷺ ہر بات پر یقین نہیں کرتے، بلکہ عدل، تحقیق

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

اور حکمت کو مد نظر رکھتے تھے۔

کسی شخص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف کچھ شکایت کی۔ نبی ﷺ نے تحقیق کے بغیر اس کی بات کو نہیں مانا بلکہ اس کی نیت و سچائی کو پرکھا۔اس سے سیرت کا یہ پہلو سامنے آتا ہے کہ کسی کی کہی بات پر فوراً یقین نہ کیا جائے، بلکہ تحقیق، نرمی اور خیر خواہی کے اصولوں پر عمل کیا جائے۔

چغل خوری کے درج ذیل اسباب ہیں جن کی وجہ سے چغلی کی جاتی ہے۔

- عداوت اور ناپسندیدگی انسان کو چغل خوری کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔
- کسی شخص کا تقرب حاصل کرنے کے لیے بھی چغل خوری کی جاتی ہے
- فتنوں کو ہوا دینا، افراد اور معاشرے کے درمیان اختلافات اور نفرت و عداوت پیدا کرنے کی غرض سے چغل خوری کی جاتی ہے۔
- دوسروں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اور انہیں کمتر ظاہر کرنے کے لیے بھی چغل خوری کی جاتی ہے
- اجتماعات (جماعتوں) میں انتشار پیدا کرنا اور لوگوں کے دلوں میں نفرت کا بیج ہونا بھی چغل خوری کا ایک سبب ([10])

چغل خوری نہ صرف اسلامی تعلیمات کے منافی ہے بلکہ یہ معاشرتی فساد کی جڑ بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ ہمیں ہر حال میں زبان کی حفاظت کرنی چاہیے، لوگوں کے درمیان خیر اور محبت پھیلانی چاہیے اور چغل خوروں سے محتاط رہنا چاہیے۔

جھوٹ بولنا

جھوٹ بولنا ایک ایسا گناہ ہے جو انسان کو بداعتمادی، فتنہ، نفاق، اور آخر کار اللہ کی ناراضی تک پہنچا دیتا ہے۔ معاشرے میں جھوٹ کا فروغ تعلقات کو کمزور کرتا ہے، اور فرد کی شخصیت کو ناقابل اعتماد بنا دیتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ میں سچائی (صدق) کی تعلیم اور جھوٹ سے مکمل اجتناب کا عملی نمونہ موجود ہے۔

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 25, 2025

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ([11])

"بے شک اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ([12])

"تو ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں گے۔"

نبی ﷺ کا لقب: "الامین" اور "الصادق"

نبوت سے پہلے بھی مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو "الصادق" (سچ بولنے والا) اور "الامین" (امانت دار) کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی جھوٹ سے پاک تھی۔

بچوں سے جھوٹ بولنے سے منع کرنا

ایک مرتبہ ایک خاتون نے بچے کو بلایا اور کہا: "آؤ، میں تمہیں کچھ دوں گی"، تو نبی ﷺ نے پوچھا:

اگر تم نے کچھ نہ دیا تو کیا یہ جھوٹ نہ ہوگا؟ ([13])

آپ ﷺ بچوں کی تربیت میں بھی صداقت کے اتنے حساس تھے کہ معمولی بات میں بھی جھوٹ کو برداشت نہ فرمایا۔

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

مذاق میں جھوٹ کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، ثُمَّ وَيْلٌ لَهُ (14)

"افسوس اس شخص پر جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اس پر افسوس ہے، اس پر افسوس ہے۔"

ایمان کا فقدان

قران مجید اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ دروغ گوئی کی ایک بنیادی وجہ ایمان کا کلی طور پر فقدان یا ایمان کی کمزوری ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ([15])

"بیشک جھوٹی افترا پردازی (بھی) وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں"۔

احساس کمتری

بعض لوگ چونکہ اپنے آپ میں اپنی اہمیت یا کوئی خاص ہنر نہیں پاتے، لہذا کچھ جھوٹی اور بے سر وپا باتوں کو جوڑ کر لوگوں کے سامنے اپنی اس کمی کی تلافی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو معاشرہ کی ایک اعلی شخصیت ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

"جھوٹا شخص احساس کمتری کی وجہ سے ہی جھوٹ بولتا ہے"۔

جھوٹ تمام اخلاقی برائیوں کی جڑ ہے، جبکہ صداقت ایمان کا ستون ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں سچائی، دیانت اور وعدہ وفائی کا عملی درس دیتی

OPEN ACCESS
CC BY

ہے۔اگر معاشرہ سچائی کو اپنائے اور جھوٹ سے بچے، تو اعتماد، امن، اور سکون کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔

حسد

حسد (جلنا یا بغض رکھنا) ایک خطرناک اخلاقی بیماری ہے جو انسان کے باطن کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور معاشرتی رشتوں کو زہر آلود کرتی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں حسد کی شدید مذمت کی گئی ہے، اور اس کے علاج کے لیے حکیمانہ تعلیمات بھی دی گئی ہیں۔

سد وہ بیماری ہے جس میں انسان دوسرے کی نعمت دیکھ کر جلتا ہے، اور چاہتا ہے کہ وہ نعمت اسے نہ ملے۔ یہ بیماری دل کو سیاہ، عمل کو ضائع، اور معاشرے کو فتنہ و فساد کا گڑھ بنا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حسد کو شر میں شمار کیا ہے:

وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ([16])

اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے کہ حسد نہ صرف ایک روحانی بیماری ہے بلکہ اس کا اثر دوسروں کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ایک اور مقام پر یوں فرمایا:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ([17])

"کیا یہ لوگ دوسروں سے حسد کرتے ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا؟"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

منافقین کا حسد

یہود و منافقین نے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر حسد کیا، کیونکہ وہ اللہ کے منتخب بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر یوں کیا:

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم ([18])

"اہل کتاب کی ایک بڑی تعداد یہ چاہتی ہے کہ وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد کفر کی طرف لوٹا دیں، صرف حسد کی وجہ سے۔"

نبی ﷺ کا حسد سے پاک سلوک

نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف خود حسد سے اجتناب کیا، بلکہ دوسروں کے حسد کو ختم کرنے کی بھی تعلیم دی۔ جب آپ ﷺ کسی نعمت یا خیر کو دیکھتے، تو "ماشاءاللہ، لا قوۃ الا باللہ" کہتے تاکہ نظر اور حسد کا اثر نہ ہو۔

حسد ایک ایسا زہر ہے جو انسان کی دنیا و آخرت کو برباد کر دیتا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں دوسروں کی نعمتوں پر حسد نہیں، بلکہ خوشی، دعا، اور صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ دل کی صفائی، رضا بالقضاء، اور سچائی پر مبنی زندگی ہی اس بیماری کا علاج ہے۔

غضب

غصہ ایک فطری انسانی جذبہ ہے، لیکن اگر اسے قابو میں نہ رکھا جائے تو یہ اخلاقی، دینی، اور معاشرتی بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں غصے پر قابو پانے اور اس کے منفی اثرات سے بچنے کی بھرپور تعلیمات دی گئی ہیں۔ ([19]) غصہ ایک ایسا جذبہ ہے جو اگر اعتدال میں ہو تو بعض مواقع پر مفید ہو سکتا ہے، جیسے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا۔ لیکن جب یہ حدود سے تجاوز کرے تو خود انسان کے لیے، اس کے رشتوں کے لیے اور پورے معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ سیرتِ النبی ﷺ اس سلسلے میں بہترین رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

قرآن مجید میں غصہ ضبط کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ([20])

"اور وہ جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

سیرتِ طیبہ میں ضبطِ نفس کی مثال

جب طائف کے لوگوں نے نبی ﷺ کو پتھر مار کر لہولہان کر دیا، تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر آپ حکم دیں تو دونوں پہاڑ ان پر الٹ دیے جائیں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا:

بل أرجو أن يُخرِجَ اللهُ من أصلابِهِم مَن يَعبدُ اللهَ وحدَه لا يُشرِكُ به شيئًا([21])

"بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔"

یہ غصے پر قابو اور رحم دلی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

سیرت کی روشنی میں غصے کا علاج

جب غصہ آئے تو خاموشی اختیار کرنا

إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ ([22])

"جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔"

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

جب غصہ آئے تو وضو کرنا

إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ ([23])

"غصہ شیطان کی طرف سے ہے، اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے، آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے، لہذا جب کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے۔"

نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ غصے پر قابو پانا ہی اصل بہادری ہے۔ آپ ﷺ نے ہر موڑ پر صبر، در گزر، اور ضبطِ نفس کی تعلیم دی۔

اگر ہم ان تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں نافذ کریں، تو معاشرہ محبت، برداشت، اور سکون سے بھر جائے۔

بخل کرنا

بخل (کنجوسی، مال خرچ نہ کرنا) ایک مذموم خصلت ہے جو نہ صرف انسان کی شخصیت کو داغدار کرتی ہے بلکہ معاشرے میں فقر، نفرت، اور بے حسی کو جنم دیتی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں بخل کو سخت ناپسند کیا گیا ہے، اور اس کے برعکس سخاوت، انفاق فی سبیل اللہ اور ایثار کو اعلیٰ درجے کی صفات قرار دیا گیا ہے۔

بخل وہ اخلاقی بیماری ہے جس میں انسان دوسروں کی جائز ضرورت کے وقت بھی مال خرچ کرنے سے گریز کرتا ہے، چاہے وہ اللہ کی راہ ہو یا اپنے قرابت داروں کی مدد۔ قرآن وحدیث اور سیرتِ نبوی ﷺ میں بخل کو جہنم کے قریب کرنے والی صفت قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں بخل کی مذمت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ([24])

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

"اور جو لوگ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں دیا، وہ ہرگز نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے۔"

سیرتِ نبوی ﷺ میں سخاوت کا نمونہ

نبی ﷺ خود سب سے سخی انسان تھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ ([25])

"نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان میں آپ ﷺ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی۔"

غریبوں، محتاجوں، غلاموں پر خرچ کرنا

نبی ﷺ اکثر اپنا کھانا، مال، کپڑا دوسروں کو دے دیتے، حتیٰ کہ خود بھوکے رہتے۔ جب کوئی سوالی آتا تو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے۔

ما سُئِلَ رسولُ اللهِ ﷺ على الإسلام شيئًا إلّا أعطاهُ ([26])

"نبی ﷺ سے اسلام کے نام پر جو بھی سوال کیا گیا، آپ نے عطا فرمایا۔"

بخل دل کو سخت کرتا ہے اور انسان کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیتا ہے، جب کہ سخاوت اور ایثار اللہ کا قرب، جنت کا راستہ، اور معاشرتی بھلائی کی کنجی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں اللہ کی دی ہوئی نعمتیں بندوں پر خرچ کر کے اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

ماحصل

سیرتِ نبوی ﷺ انسانی اخلاق کی تکمیل کا کامل نمونہ ہے، جس میں ہر اخلاقی برائی کا جامع اور عملی حل موجود ہے۔ آپ ﷺ نے غیبت، چغل خوری، جھوٹ، حسد، غضب اور بخل جیسی اخلاقی بیماریوں کی نہ صرف سخت الفاظ میں مذمت فرمائی بلکہ اپنے کردار و عمل سے ان کا علاج بھی سکھایا۔ آپ ﷺ نے زبان کی حفاظت، دل کی پاکیزگی، ضبطِ نفس، درگزر، سچائی، ایثار اور سخاوت کو اپنانے کی تعلیم دی۔ غصے کے وقت خاموشی، وضو اور حالت کی تبدیلی کی ہدایت دی، جبکہ حسد سے بچنے کے لیے قناعت اور اللہ کی رضا پر اعتماد کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن وہ ہے جس سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو اخلاقی تربیت کا ذریعہ ہے، اور ان تعلیمات پر عمل کر کے فرد اور معاشرہ ہر قسم کی اخلاقی برائی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

حوالہ جات

---

[1]: القرآن، الأحزاب: 21
[2]: القرآن، 12:49
[3]: قشیری، مسلم بن حجاج، (س ن) صحیح مسلم، بیروت، دارالکتب، رقم: 2589
[4]: ابی داود، سلیمان بن اشعث، (س ن) السنن، بیروت، دارالکتب، رقم: 4875
[5]: فیروز آبادی، محمد بن یعقوب (س ن)، القاموس المحیط، القاھرہ، دارالحدیث، ج: 2، ص: 223
[6]: شمش العلماء، محمد ذکاالله، (1975ء)، محاسن الاخلاق، لاہور، زرین آرٹ پریس، ص: 219
[7]: ابن حنبل، احمد، (س ن) المسند، مصر، دارالعلم، ج: 6، ص: 450
[8]: القرآن، القلم: 10-11
[9]: بخاری، محمد بن اسماعیل، (2003)، صحیح بخاری، کراچی، دارالاندلس، رقم: 6055
[10]: الجزیری، عبدالرحمن بن عوض، (2003ء)، الفقہ علی المذاھب الاربعہ، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ج6، ص: 640
[11]: القرآن، الزمر: 3

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

[12]: القرآن،آل عمران:61

[13]: ابی داود، سلیمان بن اشعث،(س ن)السنن،بیروت،دارالکتب،رقم: 4991

[14]: ابی داود، سلیمان بن اشعث،(س ن)السنن،بیروت،دارالکتب،رقم: 4990

[15]:القرآن،105:16

[16]:القرآن،الفلق:5

[17]: القرآن،النساء:54

[18]: القرآن،البقرۃ: 109

[19]:عبدالرحمان خان،(1995ء)، بازار رشوت، ملتان، عالمی ادارۃ اشاعت علوم اسلامیہ، ص:33

[20]: القرآن،آلِ عمران:134

[21]: بخاری، محمد بن اسماعیل،(2003)، صحیح بخاری، کراچی،دارالاندلس،رقم:3231

[22]: ابن حنبل،احمد،(س ن)المسند، مصر،دارالعلم،ج:1،ص:213

[23]: ابی داود، سلیمان بن اشعث،(س ن)السنن،بیروت،دارالکتب،رقم: 4784

[24]:القرآن،آلِ عمران:180

[25]: قشیری، مسلم بن حجاج،(س ن) صحیح مسلم،بیروت،دارالکتب،رقم:2308

[26]: قشیری، مسلم بن حجاج،(س ن) صحیح مسلم،بیروت،دارالکتب،رقم:2312